بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

# 055: باب 24- جادو کی بعض اقسام کا بیان۔

[احادیث (ابو داود، النسائی، مسلم، صحیح بخاری)]

لكتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے۔ جادو کے موضوع پر بات ہو رہی تھی پچھلے دروس میں اور آج کے درس میں ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں جادو کے متعلق، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "باب بيان شيء من أنواع السحر" (جادو کی بعض اقسام کا بیان)۔ اس باب میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے کہ جادو کی قسمیں کتنی ہیں، وہ کون کون سی چیزیں ہیں جن کو شریعت میں جادو کا نام دیا گیا ہے اور کیا ان کی حقیقت میں کوئی فرق ہے یا نہیں ہے اور جادو کا نام کیوں دیا گیا ہے۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ حَدَّثَنَا عَوْفٌ؛ عَنْ حَيَّانَ بْنِ الْعَلَاءِ؛ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ پوری سند کے ساتھ اپنے استاد انہوں نے اپنے استاد سے، صحابی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اس سند کو لے جاتے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "إِنَّ الْعِيَافَةَ وَالطَّرْقَ وَالطِّيَرَةَ مِنَ الْجِبْتِ" (بے شک پرندوں کو اڑا کر فال لینا، زمین پر لکیریں کھینچنا اور کسی چیز کو دیکھ کر بدشگونی لینا یہ سب جادو اقسام ہیں)۔ چار چیزیں ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ ابو داود میں صحیح سند کے ساتھ روایت موجود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بے شک "الْعِيَافَةَ"۔ عیافہ جاہلیت میں لوگوں کا ایک عقیدہ تھا عیافت کیا کرتے تھے۔ اگر کسی نے کوئی کام کرنا ہو تو اس کو یہ نہیں پتہ کہ یہ کام اس کے لیے فائدہ مند ہے یا نہیں وہ کرے یا نہ کرے۔ جیسے عام طور پر ہندوؤں میں کنڈلی کا ایک عقیدہ موجود ہے، یہ کنڈلی کے عقائد جو ہیں یہ اگرچہ مختلف زمانے میں مختلف نام ہیں لیکن حقیقت ایک ہی ہے۔

تو جاہلیت میں کیا کیا کرتے تھے ؟ مختلف طریقے تھے ایک طریقہ یہ تھا کہ پرندوں کو اڑاتے تھے (عیافہ) اگر پرندہ دائیں جانب چلا جاتا اس کا مطلب ہے یہ کام کرو اچھا ہے دائیں جانب ہمیشہ اچھی ہوتی ہے اور اگر بائیں جانب اڑ جاتا تو یہ کام نہ کرو اس میں کوئی مصیبت ہے۔

یا اگر پرندے بیٹھے ہیں اسے کہتے ہیں نیت کرو کہ تم نے کیا کرنا ہے شادی کرنی ہے فلاں جگہ پر فلاں عورت سے یا سفر کرنا ہے تجارت کے لیے یہ سفر یہ شادی میرے لیے فائدے مند ہو گی یا نہیں ہو گی؟ جہاں پر پرندے بیٹے ہیں وہاں پر جا کر کوئی شور مچاؤ پرندے اڑیں گے اگر پرندے اڑتے ہیں دائیں طرف تو ٹھیک ہے بائیں طرف ٹھیک نہیں ہے۔

یا اگر جس طرف تم سفر کرنا چاہتے ہو مثال کے طور پر مشرق کی طرف تم نے سفر کرنا ہے اگر پرندے اڑتے ہیں مشرق کی طرف پھر تو تمہارا سفر اچھا ہے اگر پرندے اڑتے ہیں مغرب کی طرف تب تمہارا سفر اچھا نہیں ہے۔

اپنے آپ کو کس کے حوالے کیا؟ بے عقل پرندوں کے، پرندے ہی ان کی قسمت کے مالک ہیں، پرندے ہی ان کے نفع و نقصان کے مالک ہیں ان بے چاروں کے دل جڑے ہوتے تھے۔ گھر سے نکلے زمین پر پرندہ بیٹھا اڑ گیا اب وہ بے چارا کھڑا ہے کہ یہ دائیں جانب اڑا ہے یا بائیں جانب اڑا ہے ایسے پریشان ہے !اب وہ میرا خیال ہے کہ دائیں اڑا ہے، نہیں بائیں اڑا ہے، گھر واپس۔ جرأت نہیں کرتے باہر جانے کی اتنے گر چکے تھے !

"الطَّرْق" دوسرا ہے طرق۔ طرق کیا ہے ؟ بعض لوگ جن کو وہ بزرگ سمجھتے تھے ان کی طرف جاتے تھے (اب پرندوں کا ایک کھیل ہے یہ دوسرا کھیل ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ یہ کھیل عقیدے کا ہے عقیدے سے کھیلتے تھے، عقائد سے) ان کو جا کر عرض کرتے کہ میں نے سفر پر جانا ہے یا شادی کرنی ہے یا کوئی کام ہے، یا جنگ ہم نے شروع کرنی ہے (دیکھیں فیصلے کس سے کروا رہے ہیں یا پرندوں سے یا ان جھوٹے بزرگوں سے !) تو کیا خیال ہے ہم کریں یا نہ کریں ہمارے لیے فائدے مند ہو گا یا نہیں ؟ وہ کیا کرتے کہ صحرا تھی ریت تھی ایک لکڑی ہاتھ میں لیتا اور لکیریں کھینچتا زمین پر جلدی سے ایسے کوئی بھی لکیریں اور اسے کہتا کہ جو تم چاہتے ہو اس کو اپنے مَن میں رکھو اور پھر اپنا منہ بند کر کے آنکھیں بند کر کے ایسے ہاتھ پھیرتا لکیروں کے اوپر، کچھ لکیریں مٹ جاتیں اور کچھ لکیریں باقی رہتیں۔ پھر کہتا لکیروں کی سمت کو دیکھ کر کہ یہ لکیر کہاں جا رہی ہے مشرق کی طرف ہے، مغرب کی طرف ہے، لکیر آگے جا کر دو میں ڈیوائڈ (Divide) ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی، دو لکیریں مل رہی ہیں یا نہیں مل رہیں، آخر میں فیصلہ سناتا ہے کہ یہ سفر

تمہارے لیے فائدے مند ہے یا فائدے مند نہیں ہے اور وہ بے چارا اس کی بات کو دین سمجھ کر ایمان سمجھ کر اس پر عمل کر لیتا ہے۔

اپنے آپ کو کس کے حوالے کیا؟ اس بزرگ کے حوالے۔ اس بزرگ کے الفاظ جو منہ سے نکلتے ہیں وہی اس کے لیے کافی ہیں کہ اس کی زندگی کیسے گزرنی چاہیے۔

تیسرا "وَالطِّيَرَةُ" طیرۃ کہتے ہیں بدشگونی کو۔ بدشگونی کیا ہے؟ ایک عام لفظ ہے جس کا مفہوم وسیع ہے، بدشگونی ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کو کسی عمل کرنے سے روک دے بغیر کسی واضح سبب کے۔

کیا مطلب ہے؟ میں آنا چاہتا ہوں درس کے لیے گاڑی میں بیٹھا گاڑی کی بیٹری ڈاؤن ہے چل نہیں رہی اور اب جمعہ کا وقت ہے نماز کا وقت ہے دکانیں ساری بند ہیں اور کوئی سواری ہے بھی نہیں وہاں پر میں کافی دور رہتا ہوں کوئی ٹیکسی مشکل سے ملتی ہے وہاں پر نہیں ملتی کیا کروں گا؟ رک گیا درس تک نہیں آ سکا واپس چلا گیا۔ اور دوسرا شخص نکلتا ہے گھر سے کالی بلی نے راستہ کاٹ لیا گھر میں واپس چلا گیا۔

اب مجھے بھی کسی چیز نے روکا ہے، اس شخص کو بھی کسی چیز نے روکا ہے دونوں برابر ہیں فرق کیا ہے؟ میں رکا ہوں کسی واضح سبب کی وجہ سے ایک سبب ہے وہ رکا ہے کس سبب کی وجہ سے؟ بلی نے راستہ کاٹا ہے۔

اچھا اگر بلی راستہ کاٹ دے راستہ کٹ جاتا ہے اب آگے نہیں بڑھ سکتے ہو یہ کون سا سبب ہے؟ کیا کسی آیت میں آیا ہے، کسی حدیث میں آیا ہے، کسی صحابی کا عمل ہے یا کسی نبی کا قول ہے کیونکہ شریعت سے پہلے کی بات ہم کر رہے ہیں؟ نہیں، محض ایک سوچ ہے ایک عقیدہ ہے۔

کہاں سے آیا؟ بعض لوگوں سے آیا۔ بعض لوگ کون ہیں؟ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا چاہے ہیں جو لوگوں کو اپنا مرید بنانا چاہتے ہیں جو لوگوں سے مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں جو جھوٹی شہرت چاہتے ہیں۔

تو بدشگونی کا مطلب کیا ہے؟ ہر وہ چیز جو کسی انسان کو روکتی ہے بغیر واضح سبب کے معروف سبب کے۔ یہ رکاوٹ جو ہو رہی ہے بغیر سبب کے یہ دیکھنے سے بھی ہو سکتی ہے سننے سے بھی ہو سکتی ہے، محسوس کرنے سے بھی ہو سکتی ہے۔

دیکھنے سے کہ بلی نے راستہ کاٹا، کوّا گھر کی چھت پر آ کر بیٹھ گیا۔ سننے سے کہ کوّے کی آواز، کسی مصیبت زدہ کی چیخ و پکار کی آواز سنی آج کا دن بُرا گزرا آج مصیبت آئے گی کوئی نہ کوئی تو دیکھنے سے بھی بدشگونی ہو سکتی ہے، سننے بھی بدشگونی ہو سکتی ہے، محسوس کرنے سے بھی بدشگونی ہو سکتی ہے۔

محسوس کیا کرنا؟ دائیں ہاتھ میں کھجلی ہو رہی ہے کچھ پیسہ آئے گا، بائیں ہاتھ میں کھجلی ہو رہی ہے کچھ پیسہ جائے گا، آنکھ کا پھڑ پھڑانا دائیں آنکھ کا پھڑ پھڑانا کچھ ہے، بائیں آنکھ ہے تو کچھ ہے، کانچ کا برتن ٹوٹ گیا، قینچی کھلی ہوئی ہے، جوتے کے اوپر جوتا ہے۔

یہ لسٹ لمبی ہے الغرض یہ ہے کہ کیا جوتے بھی ہماری قسمت کے مالک بن گئے ؟! جس کی قسمت کے مالک جوتے ہیں تو اس کو جوتے ہی پڑیں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی یاد رکھیں اس نے اپنے آپ کو جوتوں کے حوالے کر دیا ہے اور آگے آئے گا حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (کہ جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے حوالے کیا اللہ تعالیٰ اسے اسی کے حوالے کر دیتا ہے)۔ جس نے اپنے آپ کو جوتوں کے حوالے کیا اللہ تعالیٰ جوتوں کے حوالے کر دیتا ہے یاد رکھیں اگرچہ ظاہراً وہ بڑا معزز اور دیندار نظر آتا ہو حقیقتاً وہ جوتے ہی کھا رہا ہے۔

بھئی جوتے کے اوپر جوتا ہے تو کیا مصیبت ہے ؟! جوتی الٹی ہے جوتی سیدھی ہے، جوتے کے اوپر جوتا ہے تمہاری قسمت سے اس کا کیا تعلق ہے کوئی تعلق ہے ؟! آپ کہتے ہیں نہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ تعلق ہے زندگی ہماری ایسے گزرتی ہے ! کیا فرق ہے آپ میں اور ان میں ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سمجھ دی ہے الحمد للہ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سمجھ عطا فرمائے کہ ہم سمجھ سکیں حق کیا ہے اور باطل کیا ہے، سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے، توحید کیا ہے اور شرک کیا ہے، سنت کیا ہے اور بدعت کیا ہے، یہ ساری بدعات اور خرافات ہیں۔

ہندو تو بت کے سامنے یہ عمل کر سکتا ہے کنڈلیاں ملا سکتا ہے کہ سفر کروں نہ کروں، شادی کروں نہ کروں، بلکہ بعض مصیبتیں ہوتی ہیں کہ بغیر کنڈلی کے شادی ہو نہیں سکتی اگر کوئی شادی بغیر کنڈلی کے ہو جائے تو مصیبت ہے وہ تو کر سکتا ہے۔ کیوں ؟ اس نے اپنے آپ کو بت کے حوالے کر دیا ہے، شیطان کے حوالے کر دیا ہے۔ شیطان جو وسوسہ دیتا ہے اسے وہی کرے گا وہ لیکن کلمہ پڑھنے والے مسلمان کو کیا ہو گیا جو کہتا ہے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس نے اپنے آپ کو کس کے حوالے کیا ہے ؟ کیا اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا ہوا ہے یا وہ بھی اپنے آپ کو جوتوں کے حوالے کرتا ہے پرندوں کے حوالے کرتا ہے لکیروں کے حوالے کرتا ہے، تاروں کے حوالے کرتا ہے ؟ کس چیز کے حوالے کرتا ہے اپنے آپ کو ؟

تین چیزیں ہیں "العِيَافَةَ وَالطَّرْقِ وَالطِّيَرَةَ مِنَ الجِبْتِ" یعنی یہ ساری کی ساری چیزیں جو ہیں یہ جِبت میں سے ہیں اور جِبت جادو کو کہتے ہیں پچھلے درس میں گزر چکا ہے۔

پہلے یہ بتادوں کہ ان تین چیزوں میں ایک چیز یکساں ہے کیا ہے عیافہ، طرق اور طیرہ؟ان سب کا سبب چھپا ہوا ہے کیا سبب ہے؟ لکیروں کا پھرنا قسمت میں کچھ تبدیل کرسکتی ہیں؟ نہیں۔ بلی کا راستہ کاٹنا؟ بالکل نہیں، پرندے کا اڑنا؟ان تینوں میں کیا چیز یکساں ہے؟

کہ سبب چھپا ہوا ہے اور جس چیز کا سبب چھپا ہو اس کا اثر ہو کیا کہتے ہیں؟ جادو کہتے ہیں۔ تو پہلا فائدہ یہ ہے:

1۔ کہ جادو کی حقیقت کو جاننا، جادو ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کا سبب چھپا ہو اور اثر موجود ہو۔

2۔ تین چیزوں کا بیان جو جادو کی قسموں میں سے ہیں عیافہ، طرق اور طیرہ۔

3۔ جادو حرام ہے۔

کہاں سے پتہ چلا کہ حرام ہے؟ "مِنَ الْجِبْتِ" یہ تینوں جِبت میں سے ہیں اور جِبت جادو ہے اور جادو حرام ہے کیونکہ جِبت جو ہے وہ شیطان کو بھی کہا گیا ہے اور بدکاری کو بھی گیا ہے۔

4۔ نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے۔

5۔ جاہلیت کے اندھیروں میں سے ایک اندھیرا یا بعض اندھیرے یہ تین چیزیں تھیں (جاہلیت کے اندھیروں میں سے بعض اندھیرے یہ تین چیزیں تھیں)۔

6۔ اسلام کے نور نے جاہلیت کے ان مسائل کو دور کردیا۔

7۔ کسی چیز سے دل کے تعلق کا انسان کی زندگی میں گہرا اثر ہوتا ہے۔ کسی چیز کے ساتھ دل کا تعلق یا دل کا جڑ جانا انسان کی زندگی میں اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔

8۔ جس نے ان تین چیزوں پر عمل کیا اس نے جادو کیا یاد رکھیں۔

آپ کے گھر میں کبوتر ہیں جا کر شور مچاتے ہیں کبوتر اڑ جاتے ہیں دائیں یا بائیں جانب اور آپ نے یہ کہہ دیا کہ دائیں جانب گیا تو میرا کام ہوگا یا نہیں ہوگا یہ جادو ہے جس نے ان پر عمل کیا وہ جادوگر ہے اس سے بچنا چاہیے اور لوگوں کو اس سے آگاہ کرنا چاہیے۔

9۔ پرندے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک ضعیف اور کمزور اور محتاج مخلوق ہیں اور کسی ضعیف اور کمزور، محتاج مخلوق کے اپنے آپ کو حوالے کردینا یہ سب سے بڑی بدعقلی ہے اور بدعقیدگی ہے۔

10۔ یہ جاننا کہ عیافت اور طرق اور بدشگونی تین چیزیں جو ہیں یہ جادو میں سے ہیں اور یہ بھی جاننا کہ لوگوں نے ان کے نام تبدیل کر کے ہر زمانے میں ان پر عمل کیا ہے اور آج بھی موجود ہیں تینوں چیزیں موجود ہیں۔

دجالیت کی بات ہو رہی ہے چودہ سو سال، پندرہ سو سال پہلے کی بات ہو رہی ہے آج بھی یہ چیزیں موجود ہیں کہ نہیں موجود؟ موجود ہیں ہر زمانے میں موجود ہیں لیکن نام مختلف ہیں۔

اگلی روایت میں شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں "وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ النُّجُوْمِ، فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ"۔ یہ بھی ابوداود کی روایت ہے صحیح سند کے ساتھ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (جس نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا اس نے اسی قدر جادو سیکھا جتنا زیادہ سیکھتا جائے اس کی وجہ سے گناہ میں اتنا ہی اضافہ ہوتا جائے گا)۔ "زَادَ مَا زَادَ" جتنا زیادہ سیکھے گا اتنا ہی زیادہ گناہ اسے ملے گا۔

اس حدیث میں یاد رکھیں پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دے رہے ہیں کہ جس نے علم نجوم (تاروں کا علم، یہ علم آج بھی موجود ہے، ہر زمانے میں اس سے پہلے بھی تھا جاہلیت میں بھی تھا) میں سے کوئی حصہ سیکھا یا علم نجوم کو سیکھا تو اس نے حقیقتاً جادو کے ایک حصے کو سیکھ لیا جتنا وہ زیادہ یہ علم حاصل کرتا جائے گا جادو سیکھتا جائے گا اتنا ہی زیادہ اپنے ربّ سے دور ہوتا جائے گا، اتنی ہی زیادہ نافرمانی کرتا جائے گا اور اتنی ہی اسے سزا ملے گی۔

وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ غیب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے علم غیب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ جب آپ کسی شخص کے سامنے جاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ میں نے (وہی کنڈلی والی بات آگئی) شادی کرنی ہے، وہ کہتا ہے ''کہ تمہارا استارہ جو ہے گردش میں ہے تم یہاں پر شادی نہ کرو تمہارے ستارے ملتے نہیں ہیں''۔ بھئی میری پسندیدہ شادی ہے مشکل سے کوئی لڑکی پسند آئی ہے معاف کر دو۔ کہتا ہے ''معاف نہیں رک سکتا میں''۔ رعایت کرو! ''رعایت بھی نہیں ہے، نظر ثانی بھی نہیں ہے''۔ کیا کرنا ہے؟ ''کہیں پر اور دیکھو''۔ ٹھیک ہے چھوڑ دیا کہیں پر مشکل سے دوسری لڑکی ملی ہے شادی کرنی ہے۔ ''یہ بھی آپ کی قسمت میں اچھی نہیں ہے اب اس کا ستارہ گردش میں ہے تمہارا ٹھیک ہے اس کا گردش میں ہے''۔ مصیبت میں پڑ گئے! تیسری مرتبہ پوچھا نہیں ہے ڈیٹ فکس ہو گئی ہے والدین نے مجبور کیا کہ ابھی چلو کر تو دی ہے بزرگ سے جا کر پوچھو تو سہی برکت ہو جائے گی۔ بزرگ سے جا کر پوچھا کہ بھئی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے آپ بھی آئیں دعا کیجیے۔ کہتا ہے ''تمہیں کس نے کہا ہے یہ ڈیٹ رکھو اب یہ ڈیٹ گردش میں ہے! تمہاری شادی نہیں

ہو سکتی اگر ہو گی تو مصیبتیں آئیں گی تمہارے اوپر اپنی ڈیٹ تبدیل کرو"۔ بھئی پرسوں میری شادی ہے ڈیٹ تبدیل کروں میں!""ڈیٹ تبدیل کرنی پڑے گی"۔ بہر حال مصیبت پر مصیبت!

علم نجوم! اللہ تعالیٰ نے تاروں کو پیدا کیوں کیا ہے صرف کنڈلیاں نکالنے کے لیے؟ کسی کو یہ کہنے کے لیے کہ تمہاری شادی ہو یا نہ ہو لوگوں کے گھروں کو اجاڑنے کے لیے؟ یا اللہ تعالیٰ نے تاروں کو پیدا کسی مقصد کے لیے؟ تفصیل ان شاء اللہ آگے آئے گی پورا باب شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے باندھا ہے تاروں کے متعلق لیکن یہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خبر دے رہے ہیں کہ تاروں کا علم بھی ایک ایسا علم ہے جس کا تعلق جادو سے ہے اور یہ وہ علم ہے جس سے انسان اپنی قسمت کے بارے میں سوال کرتا ہے۔

تاروں کا اثر کیا ہے قسمت پر کوئی اثر ہے؟ تو اثر چھپا ہوا ہے۔ یعنی سبب چھپا ہوا ہے لیکن اثر لوگوں کی زندگی میں ہے کہ نہیں؟ اثر موجود ہے لوگوں کی زندگی میں سبب نظر نہیں آتا ہمیں وجہ نہیں ہے تو اس لیے یہ جادو ہے۔

اس حدیث کے اہم فائدے اور فائدے سے پہلے یہ جاننا کہ علم تنجیم (تفصیل آگے آئے گی) دو قسم کا ہوتا ہے، ایک ہوتا ہے علم التاثیر، دوسرا ہوتا ہے علم التیسیر۔

علم التاثیر کا مطلب ہے کہ ان تاروں کا انسان کی زندگی میں اثر ہے پوری کائنات میں اثر ہے، تارے مختلف ہیں کوئی تارے قریب ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے، کوئی تارے دور ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں کچھ ہونے والا ہے اچھائی یا بُرائی۔ یہ علم التاثیر جو ہے شرعاً حرام ہے شرک ہے جائز نہیں ہے۔

دوسری قسم ہے علم التیسیر کہ تاروں کی حرکت سے وقت معلوم کرنا (ڈیٹ معلوم کرنا) یہ جائز ہے۔

ہم نماز کا وقت کیسے جانتے ہیں کس تارے کی حرکت سے؟ سورج کی حرکت سے سورج کی تاروں میں سے ایک تارا ہے۔ سورج حرکت کرتا ہے پتہ چلتا ہے کہ نماز کا وقت ہوا یا نہ ہوا۔ کیا یہ شرک ہے؟ نہیں، یہ جائز ہے۔

اسی طریقے سے جو آپ کلینڈر دیکھتے ہیں کلینڈر میں پورے کے پورے دن لکھے ہوتے ہیں یہ کہاں سے پتہ چلا؟ اسی علم التیسیر سے پتہ چلا جائز ہے۔

کب سورج گرہن ہو گا کب چاند گرہن ہو گا یہ بتانا شرک ہے؟ جائز ہے علم التیسیر ہے، جیسا کہ ہم نماز کا وقت بتا سکتے ہیں سورج کی حرکت کو دیکھ کر تو ہم پورے مہینے کا کلینڈر بنا سکتے ہیں چاند کی حرکت کو دیکھ کر کیا مشکل ہے۔

سورج اور چاند اور زمین کی حرکت کو دیکھ کر ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ کب سورج گرہن ہو گا کب چاند گرہن ہو گا مشکل کیا ہے؟! اس میں انسان کی قسمت سے کوئی تعلق ہے؟ کوئی نہیں ہے۔

1۔ تو پہلا فائدہ ہے یہ جاننا کہ علم النجوم حرام ہے اور جادو کا حصہ ہے۔ کون سے دونوں میں سے؟ علم التأثیر جو ہے۔

2۔ جادو کے بھی حصے ہیں، جادو کے شعبے، حصے ہیں۔

3۔ علم تنجیم کی قسموں کا جاننا ضروری ہے، یہ دو قسمیں ہیں جاننا ضروری ہے۔

4۔ سب جادو گر برابر نہیں ہیں بعض زیادہ گناہ گار ہیں بعض کم گناہ گار ہیں گناہ گار سارے ہیں لیکن گناہ کے اعتبار سے برابر نہیں ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "زَادَ مَا زَادَ" جس کو کم علم ہے اس کو کم سزا ملے گی، جس کو زیادہ علم ہے اس کو زیادہ سزا ملے گی۔

5۔ جادو بھی علوم میں سے ایک علم ہے علم کی قسموں میں سے ایک علم ہے جادو۔ وہ کون سے علوم ہیں؟ العلوم المحرمۃ (حرام علم)۔

6۔ نجومی جادو گر ہیں ان سے بچنا چاہیے اور لوگوں کو بھی ان سے آگاہ کرنا چاہیے۔

آگے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ" (اور نسائی نے روایت کیا ہے سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) "مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ سَحَرَفَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ" ((نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) جس نے گرہ باندھ کر اس پر پھونک ماری تحقیق اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے حوالے کیا اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے حوالے کر دیا)۔ یہ روایت جو ہے نسائی نے بیان کی ہے لیکن یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے، پہلی بات یہ ہے ضعیف روایت ہے۔ ضعیف روایت ہے تو پھر اس کو بیان کیوں کر رہے ہیں؟ سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن قرآن اور حدیث کے شواہد سے مفہوم صحیح ہے۔ تو حدیث کا مفہوم صحیح ہے کیسے؟ اب دیکھیں کہ تین چیزوں کا بیان ہے:

"مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ" (جس نے کوئی گرہ ڈالی اور اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا)۔ اس کا شاہد موجود ہے قرآن مجید میں کہاں پر؟ ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ (الفلق:4)۔ سورۃ الفلق میں ہے کہ نہیں؟ تو یہ حصہ صحیح ہے کہ نہیں؟ یہ حصہ صحیح ہے۔

دوسرا "وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ" (جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا)۔ تو جادو شرک ہے کہ نہیں اس کے دلائل پہلے ہم بیان کر چکے ہیں سارے تفصیل سے، یہ حصہ بھی صحیح ہے۔

تیسرا حصہ کیا ہے؟ "وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ" (جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے حوالے کیا اللہ تعالیٰ نے اسے اسی کے حوالے کر دیا)۔ یعنی دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جس نے ہاتھ میں کوئی چیز باندھی یا گلے میں کوئی چیز باندھی اور پھر اپنے آپ کو اس کے حوالے کیا تو اللہ تعالی نے اسے اسی کے حوالے کر دیا۔ "تَعَلَّقَ" یعنی لٹکایا، چاہے بازو میں لٹکائے یا چاہے گلے میں لٹکائے لیکن پہلا مفہوم وسیع ہے اور صحیح ہے۔

یہ روایت آپ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ ایک الگ روایت میں آئے ہیں اور پچھلے دروس میں گزر چکے ہیں کس باب میں؟ "باب ما جاء فی الرقی والتمائم" تعویذ کے باب میں، جھاڑ پھونک کے باب میں یہ روایت موجود ہے اور اس روایت کو ترمذی اور احمد رحمہا اللہ نے روایت کیا ہے اور یہ روایت حسن ہے صحیح روایت ہے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن فرمایا ہے۔

تو تین حصے ہیں اس روایت کے تینوں صحیح ہیں کہ نہیں؟ تینوں صحیح ہیں۔ تو بعض اوقات ضعیف حدیث کے اگر شواہد موجود ہوں قرآن اور سنت میں تو سند ضعیف ہوتی ہے لیکن اس کا مفہوم صحیح ہوتا ہے اس پر عمل کرنا بھی درست ہے۔

اس حدیث میں تین چیزیں ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خبر دیتے ہیں اور اس خبر میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایک نشانی بھی دے رہے ہیں کہ ان لوگوں سے بچ کر رہنا۔ کون سے لوگ؟ جو جادو کرتے ہیں اور جو اپنے آپ کو کسی اور کے حوالے کرتے ہیں کیونکہ دیکھیں جادو گر ہے اور جادو گر کی طرف جانے والا ہے، ایک جادو کرنے والا ہے ایک جادو کروانے والا ہے اور پہلے درس میں جادو کے گزر چکا تھا کہ تفصیل کیا ہے جادو کی دنیا میں میں نے تفصیل بیان کی تھی اس وقت میرے پاس وقت نہیں ہے کہ میں دوبارہ اس بات کو دوبارہ بیان کروں لیکن یہ سمجھ لیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگاہ فرما رہے ہیں اس روایت میں کہ بچ کر رہنا جادو گر سے۔

نشانی کیا ہے جادو گر کی؟ اس میں ایک نشانی یہاں پر بیان ہوئی ہے کیا نشانی ہے؟ جو گرہ ڈال کر پھونک مارے۔ جو شخص بھی اس روئے زمین پر دھاگوں پر یا رسیوں پر گرہ باندھتا ہے اور اس پر پھونک مارتا ہے وہ جادو گر ہے چاہے مانے یا نہ مانیں۔ کس نے بتایا ہے؟ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے اور ہم یہ کہنا جانتے ہیں آمنا و صدقنا۔ چاہے تم لوگ اسے بزرگ سمجھتے رہو اللہ کا ولی سمجھتے رہو ہم اسے جادو گر ہی کہیں گے تمہارے پاس جو سند ہے ہے اپنے پاس

رکھے ہمارے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سند کافی ہے "مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ" ہم نے کہا آمنا وصدقنا۔

اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا کیونکہ جادو گر اس وقت تک جادو نہیں کر سکتا جب تک کہ شیطانوں سے مدد طلب نہ کرے اور مدد طلب کرنا غیر اللہ سے، شیطانوں سے شرک ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عام بات فرمائی ہے کہ تم لوگ اپنے دل ان لوگوں کے ساتھ جوڑتے ہو جو خود مخلوق ضعیف ہیں بلکہ بدترین لوگ ہیں جادو گر ہیں!

دیکھیں اچھے لوگ ہوتے تو الگ بات ہے ایک تو اپنے آپ کو ان کے حوالے کرتے ہو جو انسان ہو مخلوق ہو ضعیف ہو پھر اس کے ساتھ ساتھ بدترین بھی ہیں جادو کرنے والے ہیں شرک کرنے والے ہیں کیا ان سے جا کر سوال کرتے ہو؟! ان سے جا کر اپنی قسمت کا حال پوچھنا چاہتے ہو کیا یہی تمہارے نفع ونقصان کے مالک رہ گئے ہیں؟! یاد رکھو جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے حوالے کیا اللہ تعالیٰ نے اسے اسی کے حوالے کر دیا۔

کیا مطلب؟ جو اپنے آپ کو اپنے خالق کے حوالے کر دیتا ہے جو طاقتور ہے اور مالک ہے تو اس ضعیف اور محتاج کی کمزوری دور ہو جاتی ہے اس طاقت سے جس نے اسے پیدا کیا ہے جو اس کے نفع ونقصان کا مالک ہے جو مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ اور جس نے اپنے آپ کو کسی مخلوق کے حوالے کیا جو خود ضعیف کمزور اور محتاج ہے تو اس نے اپنی محتاجی کو ایک محتاج کے سامنے رکھا اس کی محتاجی میں اضافہ ہوگا یا نہیں؟ اضافہ ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسی محتاج کے حوالے کر دیا۔

یاد رکھیں پوری کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے، سننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ چاہے کوئی شخص رام سے جا کر مانگے یا چاہے کوئی شخص گائے سے مانگے یا کوئی شخص عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (غوث) سے مانگے پوری سب کی اللہ تعالیٰ کرتا ہے، ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وہ بت جس کو ان لوگوں نے ہاتھ سے تراشا ہے وہ بت اس کی پوری کرتا ہو۔ کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے؟ ہندو بھی نہیں کہتا، ہندو جانتا ہے یہ بت جو ہے اسے ہم نے خود اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے بنایا ہے یہ ہمارے مشکل کشا حاجت روا نہیں ہیں یہ لوگ (یہ بت جو ہیں) لیکن یہ لوگ تھے نیک اور بزرگ اور صالح تھے اپنی زندگی میں جب موجود تھے اور ان لوگوں نے اچھے کام کیے ہیں ہم ان لوگوں کو وسیلہ بناتے ہیں تاکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہمیں نزدیک کر دیں۔

یہی بات ابو جہل کرتا تھا ابو لہب کرتا تھا، یہی بات آج کا ہندو کرتا ہے اور یہی بات آج کے بعض مسلمان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، آمین۔ کتنی مصیبت کی بات ہے کتنی ذلت کی بات ہے! ہندو کہتا ہے یا رام (یا یعنی اے رام)، مسلمان کہتا ہے اے غوث، وہ مشرک اور کافر ہے یہ مومن اور موحد ہے یہ انصاف ہے؟!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تم لوگ اپنے آپ کو جس چیز کے حوالے کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے حوالے کر دے گا، پھر وہی کہ جب تک ان سے مانگو گے نہیں میں تمہیں دوں گا نہیں۔ سبحان اللہ۔

اس لیے بعض لوگ کہتے ہیں یار جب ہم مانگتے ہیں پوری تو ہوتی ہے نا، اب بلی نے راستہ کاٹا ہے ہم نہیں گئے تو دیکھیں مصیبت سے تو بچ گئے نا۔ جو لوگ گئے ہیں ان کے ایکسیڈنٹ نہیں ہوتے! دیکھو وہ سب ہسپتال میں ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں ان کی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو انسان اپنے آپ کو کسی چیز کے حوالے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اسی کے حوالے کر دیتا ہے۔ جب تک بد شگونی نہیں کرو گے تو تمہیں سکون نہیں آئے گا بد شگونی کرو گے تم تمہاری سزا یہی ہے کیونکہ تم نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا ہی نہیں ہے اس بد شگونی کے حوالے کیا بلی کے حوالے کیا اب بلی جانے اور تو جانے، جس نے اپنے آپ کو جوتے کے حوالے کیا جوتا جانے اور تو جانے۔ جب جوتا ایک دوسرے کے اوپر ہے اور تمہارا عقیدہ ہے کہ یہ مصیبت پیدا کرے گا (تمہارا یہ عقیدہ ہے) تو مصیبت آئے گی، کوا چھت پر بیٹھا ہے مصیبت آئے گی تو اب مصیبت آئے گی تمہارا عقیدہ جو ہے یہ۔ تم نے اپنے آپ کو حوالے کس چیز کے کیا ہے تمہاری سزا یہی ہے!

اس حدیث کے جو اہم فوائد ہیں:

1۔ جادو کی کوشش کرنا بھی حرام ہے۔ "کوشش" جادو نہیں کیا لیکن کوشش کی جا رہی ہے یعنی کوئی شخص دھاگہ لے اسے گرہ ڈالنا شروع کر دے اور پھونک مارنے کے لیے آگے ہو حرام ہے (پھونک نہیں ماری اس نے)۔

بھئی گرہ ڈالی کیوں ہے دھاگے میں تم نے؟! ہاں دھاگہ ٹوٹ گیا ہے گرہ ڈالنا چاہتے ہو تو ڈالو اس کی ایک وجہ ہے لیکن بغیر وجہ کے جڑا ہوا دھاگہ ہے کیوں گرہ ڈال رہے ہو! تو جادو کی کوشش کرنا بھی جادو ہے یاد رکھیں۔

2۔ کسی دھاگے پر گرہ ڈال کر پھونک مارنا جادو کی قسموں میں سے ایک قسم ہے (ہم جادو کی قسمیں بیان کر رہے ہیں ناں باب اسی کے متعلق ہے)۔

3۔ جادو گر مشرک ہے۔

4۔ اپنے آپ کو کسی چیز کے حوالے کرنا اللہ تعالیٰ کے سوا حرام ہے۔ دیکھیں توکل اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے، اعتماد اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے، بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے، اگر کوئی شخص کسی اور چیز پر بھروسہ کرتا ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ انسان پر بھروسہ کرنا جو حاضر ہے آپ کے سامنے اور قادر ہے جس چیز پر وہ قادر ہے جائز ہے آپ بھروسہ کر سکتے ہیں مسلمان بھائی پر آپ اسے وکیل بنا سکتے ہیں۔ آپ یہاں پر ہیں آپ زکوٰۃ دینا چاہتے ہیں پاکستان میں آپ کسی مسلمان بھائی کو اپنا وکیل بنا دیں اور یہ کہیں بھئی میری طرف سے زکوۃ جا کر فلاں شخص کو دے دے مستحق ہے جائز ہے کہ نہیں ؟ آپ نے اس پر بھروسہ کیا ہے جائز ہے وہ کر سکتا ہے۔

۲۔ لیکن اپنے آپ کو ایک ایسے شخص کے حوالے کر دینا یا ایسے عمل میں اس پر بھروسہ کرنا جو نہ اس کے بس میں جو نہ آپ کے بس میں ہے جیسے مجھے نیک اور صالح اولاد عطا فرما۔ نیک اور صالح اولاد کون عطا فرماتا ہے کوئی مخلوق عطا فرماتی ہے تمہاری طرح محتاج اور کمزور یا خالق ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ عطا فرماتا ہے؟ جب خالق عطا فرماتا ہے تو اسی کی طرف اپنے آپ کو اسی کے حوالے کرو۔

تو جس نے اپنے آپ کو کسی چیز کے حوالے کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی کے حوالے کر دیتا ہے۔

5۔ جس نے اپنے آپ کو غیر اللہ کے حوالے کیا وہ ذلیل ضرور ہوا۔

6۔ جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا وہ کامیاب ضرور ہوا۔

7۔ کسی دھاگے یا رسی میں گرہ ڈال کر اسے تعویذ بنانا بھی جادو ہے (پھونک نہیں ماری یہاں پر)۔ حدیث میں کیا ہے؟ پھونک مارنا۔ لیکن اگر بعض اوقات کوئی شخص دھاگے میں گرہ ڈال کر اسے تعویذ بنا دیتا ہے اسے پہن لیتا ہے یہ بھی جادو ہے۔

فرق کیا ہے دونوں میں؟ پھونک ماری کس لیے؟ پھونک اس لیے ماری تاکہ یہ دھاگہ جو ہے اس کا کوئی اثر ہو اور اس اثر سے اس شخص کو یا تو نفع ملے گا یا اس کا نقصان دور ہوگا۔ اب اسے تعویذ بنا کر لٹکانے میں یہ عقیدہ ہے کہ نہیں؟ فرق اتنا ہے کہ اس نے اس میں پھونک ماری ہے اور اس نے اسے تعویذ بنا کر دیا ہے تو یہ بھی جادو ہے۔

اگلی روایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَلَا هَلْ أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟" (کہ میں تمہیں یہ خبر نہ دوں کہ جادو کیا ہے؟)۔ العضہ جادو کا دوسرا نام ہے عضہ جو ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ "هِيَ النَّمِيمَةُ،القَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ" رواہ مسلم، (وہ چغلی ہے یعنی لوگوں کے درمیان فتنہ اور لڑائی کی باتیں کرنا)۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کرتے ہیں، سوال کے انداز میں کوئی چیز کوئی پیغام پہنچانا چاہتے ہیں اور سوال کے انداز میں پیغام پہنچانا کافی مؤثر ہوتا ہے اور آسانی سے یاد ہو جاتا ہے۔ تو جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے (ان کو پتہ تو نہیں تھانا) میں تمہیں کیا یہ نہ بتاؤں کہ جادو کیا ہے ؟اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پتہ ہے کہ بہت ساری چیزوں کو جادو کہتے ہیں اب پتہ نہیں کون سی نئ خبر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دینا چاہتے ہیں۔ تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی خاموشی کو دیکھ کر خود فرمایا کہ (چغل خوری کرنا جادو ہے)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعجب ہوا کہ چغل خوری جادو ہو سکتی ہے ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا وضاحت فرمائی "القَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ"۔

جو شخص دو مسلمانوں کے بیچ میں لڑائی کرواتا ہے اِس کی بات سن کر اُس کو لگائی، اُس کی بات سن کر اُس کو لگائی اب یہ جو جدا ہوئے ہیں کسی وجہ سے ہوئے ہیں کہ نہیں؟ وجہ کیا تھی ؟ وجہ چھپی ہوئی ہے، چغل خوری کی وجہ سے جدا ہوئے ہیں تو چغل خوری بھی جادو کی ایک قسم ہے۔ دوسری وجہ جیسے جادو میں کیا ہوتا ہے ؟ میاں بیوی میں علیحدگی ہوتی ہے، لوگوں میں آپس میں علیحدگی ہوتی ہے۔ چغل خوری میں یہ ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا تو دونوں میں ایک جیسی بات ہے کہ نہیں؟ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چغل خوری بھی جادو کی ایک قسم ہے۔

اس حدیث کے فوائد میں :

1۔ کہ سوالیہ طریقے سے بھی علم حاصل کیا جاسکتا ہے، سوال کرنے کے طریقے سے بھی علم حاصل ہو سکتا ہے۔

2۔ چغل خوری کبیرہ گناہ ہے اور حرام ہے۔

3۔ چغل خوری جادو کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

4۔ چغل خوری کا خطرہ معاشرے میں۔

5۔ چغل خور کافر نہیں ہے یاد رکھیں۔ دیکھیں جادو گر تو کافر ہے لیکن چغل خور کافر نہیں ہے کیونکہ چغل خوری کفر نہیں ہے کبیرہ گناہ ہے اور کبیرہ گناہ کرنے والا کافر نہیں ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کبیرہ گناہ کرنے والا کافر ہے وہ خوارج ہیں راہ راست سے بھٹک گئے ہیں، صراط مستقیم سے ہٹ چکے ہیں۔

6۔بسا اوقات خاموشی کلام سے بہتر ہوتی ہے۔ نہیں؟اکثر اوقات خاموش رہنا کلام کرنے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے کہ نہیں؟اگر بات کرنے سے غیبت اور چغل خوری منہ سے نکلتی ہے تو بہتر نہیں ہے خاموشی اختیار کی جائے؟!اگر زبان چلانے سے جھوٹ اور فریب ہی نکلتا ہے تو بہتر نہیں ہے کہ انسان خاموشی اختیار کرے؟!

انسان کی جتنی زبان چلتی ہے اتنا اس کے ہاتھ پاؤں نہیں چلتے،اس کی اتنی عقل بھی نہیں چلتی اسے لیے کہتے ہیں زبان قینچی کی طرح کاٹتی ہے کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟ وجہ کیا ہے؟کہ انسان زبان پر قابو نہیں پاتا اور تیزی سے بات کرتا جاتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں سب لکھا جارہا ہے قیامت کے دن دیکھے گا سب اقوال ہی اقوال ہیں۔اقوال میں کیا ہے؟ یا جھوٹ ہے یا فریب ہے یا چغل خوری ہے یا غیبت ہے یا گالی گلوچ ہے یا شرک یا بدعت ہے بھرا ہوا ہے!تو بہتر نہیں تھا انسان خاموشی اختیار کرتا؟

7۔زبان اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اسے نقمت نہ بنانا۔

جانتے ہیں نعمت اور نقمت میں کیا فرق ہے؟نعمت سے انسان سرخرو ہوتا ہے خوش ہوتا ہے اور نقمت مصیبت ہے۔کتنے لوگ ہیں جنہوں نے اس نعمت کو نقمت بنادیا ہے اس لیے ڈرنا چاہیے اور بچنا چاہیے کہ اس نعمت کی قدر کریں۔کتنے لوگ ہیں جو بات کرنے کے لیے ترستے ہیں گونگے ہیں اور کتنے لوگ ہیں جو قیامت کے دن خواہش کریں گے کہ کاش! دنیا میں ہم گونگے ہوتے آج ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔

آخر میں "وَلَهُمَا"(یعنی صحیح بخاری، مسلم میں)"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا" (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں)"إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا"(بے شک کسی کسی کے بیان کرنے میں بھی جادو کی تاثیر ہوتی ہے)۔صحیح بخاری، مسلم کی روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دیتے ہیں کہ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بات کرنے کی مٹھاس عطا فرمائی ہے بات کرتے ہیں لوگوں کے دلوں پر ان باتوں کا اثر ہوتا ہے۔

اب بات یہاں پر ہو رہی ہے اثر وہاں پر دل کے اندر ہو رہا ہے سبب مخفی ہے کہ نہیں؟مخفی ہے۔اس لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کے بات کرنے میں بھی جادو کی تاثیر ہوتی ہے۔اس لیے یاد رکھیں اور احتیاط کریں ہر اچھی بات کرنے والا انسان اچھا نہیں ہوتا، ظاہراً اچھی ہوتی ہے دلوں کو بھی لگتی ہے اثر بھی ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ شخص اچھا ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو کیونکہ جادو کے بیان کا مطلب ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بات انسان کرتا ہے جو لوگوں کے دل میں اثر ہوتا ہے یا تو حق کی بات ہوتی ہے یا حق کے دفاع

میں بات ہوتی ہے تو یہ حق ہے اور اچھی بات ہے یا باطل کی بات ہوتی ہے اور حق کے خلاف بات ہوتی ہے جتنی بھی خوبصورت اور اچھی ہو باطل ہے اس سے بچنا چاہیے۔

آج کی امت میں دیکھیں آپ اور ہر دور میں ایسے لوگ آئے ہیں ہر دور میں عبداللہ بن سبا یہودی ابن السوداء بات اچھی کرتا تھا لوگوں نے اس کی بات کو مانا اور آج رافضیوں کی رافضیت کی بنیاد رکھنے والا یہ شخص ہے یہودی ہے جو نفاقاً اسلام میں داخل ہوا کفر کو چھپاتا تھا زبان سے کلمہ پڑھا اور یہ کہا کہ علی اللہ ہے، علی مشکل کشا ہے،(سب پہلے اُسی نے کہا ہے ) علی نفع و نقصان کا مالک ہے ،سیدنا علی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما سے بہتر ہے، علی سارے صحابہ سے بہتر ہے، علی خلافت کا حقدار تھا صحابہ کرام نے ظلم کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظالم ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافر ہیں!!

یہ کہاں سے بات آئی؟! ایک شخص، اللہ تعالیٰ نے اسے بولنے کی طاقت دی اللہ تعالیٰ نے اسے مٹھاس دی بولنے میں وہ شخص بولتا گیا لوگوں کے دلوں میں اثر ہوتا گیا اور آہستہ آہستہ دین سے دوری ہوتی گئی۔

اسی طریقے سے واصل بن عطاء، یہ شخص جو ہے اتنا بلیغ تھا تھوڑا سا تو تلا تھا یعنی ر(راء) کا حرف جو ہے صحیح نہیں پڑھتا تھا لیکن اتنی بلاغت تھی ایک مرتبہ کسی نے کہا کہ یوں پڑھوں یوں کہو "امر امير الأمراء بحفر حفرة في قارعة الطريق"(کہ امیر نے حکم دیا کہ راستے میں گڑھا کھودا جائے)۔اب دیکھیں ہر لفظ میں ر(راء) ہے کہ نہیں؟ ہر لفظ میں ر(راء) ہے۔ اس شخص نے یہ چیز پڑھی بغیر ر(راء) کے پورا جملہ، کہتا ہے"أوعز القائد بقلب القليب في الجادة"اس میں ر(راء) کا حرف ہے؟ایک ہی مفہوم ہے دونوں کا۔"أوعز"(حکم دیا)"القائد"(امیر)"بقلب القليب" قلیب کسے کہتے ہیں؟ گڑھے کو کہتے ہیں۔"في الجادة"(راستے میں)۔وہی مفہوم ہے کہ نہیں؟

اتنی بلاغت تھی اتنی مٹھاس تھی لیکن کہاں پر استعمال ہوئی؟

واصل بن عطاء معتزلیوں کا سردار ہے اور اپنے استاد حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ کی نافرمانی کی ہے، حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے سینکڑوں صحابہ سے علم حاصل کیا ان کا شاگرد اتنی بلاغت کے باوجود بھی اس کی نہ زبان کام آئی، نہ بلاغت کام آئی، نہ عقل کام آئی معتزلیوں کا سردار ہے کہتا ہے ''قرآن مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت نہیں ہے''۔ صفات کے منکر ہیں تقدیر کے منکر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو فرماتے ہیں کہ کلام مخلوق ہے اور پانچ سو سے زیادہ علماء نے ان پر کفر کا فتوی لگایا ہے۔

تو بعض لوگوں کی زبان میں مٹھاس ہے جادو ہے اور آج کل کے دور میں ایسے لوگ موجود ہیں ان کو پہچانیں کہاں پر ہیں ۔جو لوگ حق کی دعوت دیتے ہیں قرآن اور سنت کی دعوت دیتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف بلاتے ہیں دعویٰ نہیں کرتے بلکہ بلاتے ہیں اور خود بھی عمل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بلاتے ہیں اگر ان کی زبان میں مٹھاس بھی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور علیٰ نور ہے۔

لیکن دوسری طرف اگر لوگ شرک کی طرف بلاتے ہیں کہ میں نے جب بھی دعا مانگی یا غوث ہی کہا ان کی زبان میں بھی مٹھاس تھی لیکن لوگوں کو کس کی طرف بلا رہا ہے کیا پیغام دیا اپنے متبعین کو اپنے مقلدین کو؟ کہ جب بھی دعا کرو یا غوث ہی کہو (ہم کہتے ہیں جب بھی دعا کرو یا اللہ کہو یا رحمٰن کہو یا رحیم کہو، وہ کہتے ہیں جب بھی دعا کرو یا غوث ہی کہو!)

ایک مرتبہ فلاں پیر دوسرے پیر کا نام لینا چاہا میرے منہ سے یا غوث ہی نکلا۔

اتنا دل جڑ چکا تھا غوث کے ساتھ کہ جب کسی اور کا نام لینا چاہا تو میرے منہ سے یا غوث ہی نکلا۔اور اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟"مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ"(جس نے اپنا دل کسی چیز سے جوڑ دیا اسی کے اللہ نے حوالے کر دیا)۔اب بغیر غوث کہنے کے اسے چین نہیں آسکتا۔

لوگ ذکر کرتے ہیں سبحان اللہ، سبحان اللہ، یہ ذکر کرتے ہیں یا غوث، یا غوث، یا غوث کیا دونوں برابر ہیں ؟کیا یہ جو دعوت دیتا ہے سبحان اللہ کی طرف اور یہ جو دعوت دیتا ہے غوث کی طرف دونوں برابر ہیں کیا؟

تو بھئی زبان کی مٹھاس کی طرف نہ جاؤ دعوت حق کی طرف جاؤ کہ دعوت حق کہاں پر ہے کس کے منہ سے نکلتی ہے "إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا" یہ پہچان ہے کہ کس شخص کے الفاظوں میں جادو ہے، کس شخص کے الفاظ لوگوں کے دلوں میں اثر کرتے ہیں لیکن یہ جاننا ضروری ہے اس سے زیادہ کہ حق کی دعوت کون دیتا ہے، توحید اور سنت اور سلف صالحین کے روشن منہج کی طرف کون دعوت دیتا ہے ان ہی بات کو اپناؤ ان ہی کے راستے کو اپناؤ اسی میں نجات ہے۔واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (055.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio